سیرت النبی ﷺ کا پیغام دنیائے انسانیت کے نام

شیخ حافظ عبد العظیم عمری مدنی حفظہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وعلی من تبعہم باحسان الی یوم الدین اما بعد:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الأحزاب:٢١)

حضرات سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ پیارے نبی کی حیات طیبہ کا پیغام کیا ہے اس کو اگر ایک خلاصہ کی شکل میں پیش کرنا ہو، اس کو ایک نچوڑ کی شکل میں پیش کرنا ہو تو ہم دو الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ پیارے نبی کی حیات طیبہ دنیائے انسانیت کو **"وحدتِ رب اور وحدتِ اب"** کا پیغام دیتی ہے۔ حیات طیبہ وحدت رب اور وحدت اب کا پیغام دیتی ہے۔ پیارے نبی کی سیرت ہم انسانوں کو بتاتی ہے کہ تم سب کا خالق ایک ہے، تم سب کا مالک ایک ہے، تم سب کا مدبر ایک ہے۔ لہذا عبادت بھی صرف اور صرف اسی کی ہونی چاہیے۔ پیارے نبی نے اپنی حیات طیبہ کے تیرہ قیمتی سال صرف اور صرف اسی کے لئے وقف کئے آپ غار حرا سے نکلنے کے بعد کوہ صفا پہ کھڑے ہو کر جب اعلان کیا: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، تُفْلِحُوا تملك العرب والعجم" اے لوگوں لا الہ الا اللہ کہدو کامیاب ہو جاؤ گے، عرب و عجم کے مالک ہو جاؤ گے۔ اس اعلان کے بعد اس راستہ میں آپ کی راہ میں بڑی مشکلات آئیں بڑے چیلینجیس آئے، پیارے نبی نے سب کچھ فیس کیا لیکن کبھی کلمہ توحید کے سلسلہ

میں مفاہمت کمپرومائز کے فارملے کو کبھی آپ نے برداشت نہیں کیا۔ وحدت رب کے ساتھ ساتھ پیارے نبی نے ایک پیغام دیا وحدتِ اب۔ اے انسانوں تو کہنے کو شہزادے ہوں گے، تم کہنے کو بادشاہ اور حاکمِ وقت رہو گے، تم کہنے کو رئیس زادے رہو گے، تم کہنے کو اونچے خاندان کے رہو گے، تم کہنے کو بڑے باپ کی بڑی اولاد رہو گے اور تمہارے سامنے بہت سارے غریب ہوں گے، نادار ہوں گے، ناتواں ہوں گے اور جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو گے لیکن یاد رکھو تم سب اپنی ساری حیثیتوں کو بھلادو تماری حقیقت یہ ہے: کیاامیر کیا غریب، کیا حسین و جمیل اور کیا بد شکل، کیا صحتمند کیا بیمار، کیا حاکم کیا محکوم، کیا راعی کیا رعیت، سب کے سب ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ یہ کنبے جو دیکھنے کو کنبے نظر آتے ہیں یہ ایک کنبہ ہے، یہ قبیلے جو دیکھنے کو قبیلے نظر آتے ہیں یہ ایک قبیلہ ہے، یہ برادریاں جو دیکھنے کو برادریاں معلوم ہوتی ہیں یہ ایک برادری ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو۔ آدم اور حوا کی اولاد ہو۔

وحدت رب اور وحدتِ اب کے اسی پیغام کو مسند احمد کی اس حدیث میں پیارے نبی نے پیش کیا جسے امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا کہ پیارے نبی نے ایک مرتبہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ...(مسند احمد: ۲۳۴۸۹، سلسلہ احادیث صحیحہ: ۲۷۰۰) ''اے لوگوں! سن لو تمہارا رب بھی ایک ہے، اور تمہارا اب بھی ایک ہے۔'' تمہارا رب بھی ایک ہے، تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ '' لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى''، کسی عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں، کسی عربی کو عجمی پر فوقیت حاصل نہیں، کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر نہیں، کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں۔ اگر یہاں

فضیلت ملتی ہے، مقام ملتا ہے، رتبہ ملتا ہے، درجہ ملتا ہے تو اس کا معیار صرف اور صرف ایک ہے "الاّ بالتقوی" دولت سے تم مقام نہیں کما سکتے، حسن جمال سے تم مقام نہیں کما سکتے، اپنی خاندانی شرف سے تم مقام نہیں کما سکتے، اللہ کے پاس مقام و مرتبہ پانا چاہتے ہو "الاّ بالتقوی" تقوی ہی وہ واحد ذریعہ ہے، تقوی ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعہ سے تم اللہ تعالی کی نظروں میں مقبول و محترم ہو سکتے ہو۔

حضرات حیات طیبہ کا ایک عظیم پیغام یہ بھی ہے سیرت رسول ﷺ انسانیت کو یہ پیغام دیتی ہے کہ اس زمین پر امن کے ساتھ جینا ہر انسان کا بنیادی حق ہے، حیات طیبہ اور سیرتِ رسول ﷺ کا بھی یہ بھی بنیادی پیغام ہے کہ اس زمین پر امن کے ساتھ جینا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ جان ہر انسان کی محترم ہے، مال ہر انسان کا محترم ہے، عزت و آبرو ہر انسان کی محترم ہے اُس کا تعلق کسی بھی رنگ و نسل سے ہو، کسی بھی قوم سے ہو، کسی بھی مذہب سے ہو۔ اسلام کہتا ہے پیارے نبی کی حیات طیبہ نے یہ پیغام دیا ہے جائز نہیں کسی انسان کے لیے وہ ناحق کسی کی جان لے وہ ناحق کسی کا مال لوٹے وہ ناحق کسی کی عزت و آبرو پر حملہ کرے۔

صحابیٔ رسول مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہیں: میں پیارے نبی کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے کی لیے آیا اور اسلام قبول کرنے سے پہلے ایک واقعہ میرے ساتھ ہوا میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ سفر کر رہا تھا جو کہ کافر تھے۔ میں نے چونکہ اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا تھا راستہ میں موقع دیکھ کر میں نے دونوں کا قتل کر دیا، دونوں کا قتل کر دیا اور دونوں کے پاس سے جو ڈھیر سارا مال ملا وہ لیکر پیارے نبی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی! میں مغیرہ بن شعبہ مسلمان ہونا چاہتا ہوں اسلام قبول

کرتاہوں اور یہ لیجئے یہ مال میرے دو کافر ساتھی تھے ان کو قتل کر کے ان کے پاس سے نکلا ہوا مال آپ کے خدمت میں حاضر کر رہا ہوں۔ پیارے نبی نے کہا: ''اما الاسلام فقد قبلناه

کہا کہ مغیرہ تمہارے اسلام لانے کی بات تمہارا اسلام لانا منظور ہے ''وأما المال''اور رہا یہ مال جو تم دے رہے ہو اس مال کی ہمیں ضرورت نہیں '' فانه مال غدر وخيانة'' اس لئے کہ یہ دھوکے سے حاصل کیا گیا مال ہے، خیانت کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا مال ہے اس مال کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ پتا چلا کہ مال کافر کا صحیح محترم ہے، جیسے مال محترم ہے جان بھی محترم ہے۔

حضرات ہم سب جانتے ہیں کہ پیارے نبی جس ماحول، جس معاشرے میں بھیجے گئے تھے یہ دنیا کی سب سے لڑاکو قوم تھی، عرب قوم دنیا میں سب سے زیادہ لڑنے بھرنے والی قوم تھی انہیں لڑنے کے لئے بہانہ چاہئے تھا۔ مؤرخین لکھتے ہیں دو ساتھی اچھے موڈ میں جا رہے ہوتے یہ بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہے وہ بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہے آگے تنگ راستہ آیا ایسا تنگ راستہ کہ ایک ہی گھوڑا جا سکتا ہے، یہ کہتا کہ پہلے میں جاؤں گا وہ کہتا ہے کہ پہلے میں جاؤں گا، دونوں میں تو تو میں میں ہوتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ اِس نے اپنے قبیلے کو پکارا اُس نے اپنے قبلہ کو پکارا اور دیکھتے ہی دیکھتے دو افراد کی لڑائی دو قوموں اور دو قبیلوں کی لڑائی میں بدل جاتی اور سالہ سال تک چلتی رہتی ہے۔ لڑنے کے لئے انہیں بہانہ چاہیے تھا لیکن دیکھو کہ پیارے نبی نے اس طرح لڑنے جھگڑنے کا مزاج رکھنے والی قوم کو اسلام کے جھنڈے تلے ایسے جمع کیا کہ اُن کا سماج، ان کا معاشرہ، ان کا شہر، ان کا ملک دنیا کا سب سے زیادہ پر امن ملک پر امن سماج اور پر امن معاشرہ بن گیا۔ اللہ تعالی نے کہا: '' وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ

مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ''اے پیغمبر یہ اللہ کااحسان ہے کہ اس نے عرب کے ان لڑتے قبیلوں کے درمیان الفت پیدا کی اور ان کے دلوں میں محبت ڈالی وہ سب باہم شیر وشکر ہوگئے۔ پھر آپ زمین کے خزانے بھی خرچ کر لیتے اللہ تائید و نصرت نہ ہوتی تو عرب کی ان لڑنے بھڑنے والوں کو کبھی ایک جھنڈے تل آپ جمع نہ کر سکتے۔

حضرات ایک پیغام سیرت طیبہ کا یہ بھی ہے، حیات طیبہ کا ایک پیغام یہ بھی ہے کہ دنیا میں قومیں بہت ہیں مذاہب بہت ہیں۔ شریعت کہتی ہے کہ اس زمین پر جیتے ہوئے دوسری قوموں کا بھی لحاظ رکھو۔ دوسرے مذاہب کا بھی لحاظ رکھو۔ جس ملک اور جس معاشرہ میں تم ہو دوسری قوموں کے ساتھ ایسی مفاہمت اختیار کرو کہ فساد کی صورتِ حال شہر میں اور ملک میں نہ ہونے پائے۔

قوم یہود کی کتنی مذمت کی گئی، من حیث القوم قرآن میں سب سے زیادہ مذمت قوم یہود کی کی گئی لیکن پیارے نبی نے جب ہجرت کی، ہجرت کے بعد دیکھو کہ آپ نے یہودیوں کے ساتھ آپ نے معاہدہ کیا جسے سیرت کی کتابوں میں میثاقِ مدینہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جہاں آپ نے یہودیوں سے معاہدہ کرتے ہوئے کہا: '' مدینہ ہمارا شہر بھی ہے تمہارا شہر بھی ہے، یہاں تمہیں بھی رہنا ہے، یہاں ہمیں بھی رہنا ہے، ہمارے بھی کچھ فرائض ہیں، تمہارے بھی کچھ فرائض ہیں، ہمارے بھی کچھ حقوق ہیں تمہارے بھی کچھ حقوق ہیں۔ پیارے نبی نے قوم یہود کے ساتھ معاہدہ کیا کہ مدینہ کا دشمن ہمارا دشمن ہے، تمہارا دشمن ہمارا دشمن ہے ہم دونوں مل کے مدینہ کو پرامن شہر بنائیں گے۔ آپ کی یہ حیات طیبہ سبق دیتی ہے کہ قوموں کے درمیان مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان جو معاہدے ہوتے ہیں ان معاہدوں کی پاس داری

کی جائے، ان کا لحاظ رکھا جائے۔ ابو داود کی روایت ہے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ مشرکین کے سفیر تھے، کافروں کی جانب سے مکہ والوں کی جانب سے سفیر بن کر آئے۔ پیارے نبی کی خدمت میں پہنچے، آئے ہیں کافر ہیں اور کافروں کی نمائندے بن کر آئے ہیں لیکن مدینہ پہنچ کر پیارے نبی سے ملاقات کی، آپ کی گفتگو سنی، ماحول دیکھا دل متاثر ہو گیا، مسلمان ہو گئے اور مسلمان ہونے کے بعد کہا: اے اللہ کے نبی! اب میں واپس مکہ نہیں جاؤں گا۔ دیکھو کہ ایک شخص مسلمان ہو رہا ہے ایک شخص کلمہ پڑھ رہا ہے اور کلمہ پڑھ کر کے کہہ رہا ہے کہ اب مجھے آپ کے پاس رہنا ہے اب میں واپس مشرکین کے پاس نہیں جاؤں گا۔ پیارے نبی نے کیا فرمایا کہا کہ نہین ابو رافع جانا پڑیگا، تمہیں جانا پڑیگا، جاؤ تمہاری سفارت کی حیثیت ختم ہو جائے سفیر کی حیثیت سے آئے ہو جب واپس چلے جاؤ گے سفارت کی مہم ختم ہو جائے گی پھر واپس آنا تب ہم آپ کو قبول کریں گے اس لیے کہ اس وقت رواج یہ تھا کہ کسی بھی قوم اور قبیلہ کے سفیر کو اپنے پاس روکنا اعلان جنگ کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ پیارے نبی نے اُس دور کے اصول اور اس دور کے معاہدے کا لحاظ رکھتے ہوئے ابو رافع جو یہ کہہ رہے تھے کہ میں واپس نہیں جاؤں گا آپ نے کہا واپس جاؤ۔

اس ملک ہندوستان میں جہاں ہم نان مسلم مجارٹی کے درمیان میں جیتے ہیں ایک مائینارٹی کی حیثیت سے ان تمام تعلیمات کو مد نظر رکھنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔

حضرات پیارے نبی کی سیرت اور آپ کی حیات طیبہ کا ایک عظیم پیغام یہ بھی ہے جو دنیا کے ہر انسان کے لئے ہے وہ یہ ہے کہ یاد رہے اس دنیا میں انسان اخلاق سے انسان بنتا ہے، کیرکٹر سے انسان بنتا ہے، جس انسان کے پاس اخلاق نہ ہو اسے انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے، جس انسان

کے پاس کیریکٹر نہ ہو اسے انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے۔ محض کوئی اس لیئے ائڈیل نہیں بن سکتا کہ اس کے پاس دولت ہے، محض کوئی اس لیئے ائڈیل نہیں بن سکتا کہ وہ بہت بڑا تاجر ہے، محض کوئی اس لیئے ائڈیل نہیں بن سکتا کہ وہ بہت حسین و جمیل ہے، محض کوئی اس لیئے ائڈیل نہیں بن سکتا کہ وہ بہت اچھا کھیلتا ہے، محض کوئی اس لیئے ائڈیل نہیں بن سکتا کہ وہ بہت اچھی اداکاری کرتا ہے۔ پیارے نبی کی حیات طیبہ سبق دیتی ہے کہ اخلاق یہ انسانیت کی پہنچان ہے، انسانیت کی معراج ہے، وہی انسان انسان کہلا سکتا ہے جس کے اندر اخلاق ہوں، کیریکٹر ہو جس کی زبان سنجیدہ ہو، جس میں شائستگی ہو، وقار ہو، متانت ہو، دوسروں کو اذیت نہ دیتا ہو، دوسروں کی اذیت کو برداشت کرتا ہو، عفو درگزر کی صفت اس کے اندر ہو۔ یاد رکھیے مسلمانوں کا وہ ہتھیار جس کا جواب دنیا کی کسی بھی قوم کے پاس نہیں تھا کیا تھا؟ پیارے نبی کی بعثت کے بعد پچاس سال کی قلیل سے مدت میں آدھی دنیا پے مسلمان قابض ہو چکے تھے اور جانتے ہو جس ہتھیار کا جواب دنیا کی کسی قوم کے پاس نہیں تھا وہ یہی اخلاق کا ہتھیار تھا۔ جب رب العالمین نے اعلان کیا" وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ "اے پیغمبر آپ اخلاق کے بہت ہی اعلی درجہ پر ہو اور تاریخ بتاتی ہے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قافلے جب روم وایران کو فتح کرتے ہوئے آگے بڑھے تو رومیوں نے اور ایرانیوں نے اپنے حکمرانوں سے بغاوت کر کے صحابہ کا استقبال کیا یہ کہہ کر کہ چلے آؤ ہماری وفاداری اب تمہارے ساتھ ہے کہ تمہارا سلوک ہمارے ساتھ ہمارے حکمرانوں سے بہتر ہے۔ تمہارا رویہ ہمارے ساتھ ہمارے بادشاہوں سے بہتر ہے۔ صحابہ کے اخلاق کی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اسی لئے وہ جہاں بھی گئے بحیثیت فاتح دنیا نے ان کا استقبال کیا اور کامیابی نے ان کے قدم چومے۔

حضرات پیارے نبی نے دنیا کے اور رہنماؤں، دنیا کے اور لیڈروں کے مقابلے میں یہ پیغام دیا کہ اس زمین پر دلوں کو فتح کرنے کا ہنر سیکھو۔اس دنیا میں بہت سارے لوگ ہیں، بادشاہ ہیں، حکمران ہیں وہ ممالک فتح کرتے ہیں، وہ شہر فتح کرتے ہیں، وہ زمینے فتح کرتے ہیں، پیارے نبی نے پیغام دیا کہ پہلے دلوں کو فتح کرو، دلوں کی فتح ہی سب سے بڑی فتح ہوتی ہے۔

دیکھیے ایک چیز ہے مفسرین بتاتے ہیں مکی سورتوں میں ایک آیت ہے" أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا" (الرعد: ٤١) کیا کافر نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔ مکی سورتوں میں یہ آیت ہے اور اس آیت کی تفسیر مفسرین لکھتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ کافر نہیں دیکھتے کہ مسلمانوں کی فتوحات کا سلسلہ آگے بڑھ رہا ہے، مشرکین شکست کھا رہے ہیں۔ یہ تفسیر کرتے ہیں اگر آپ مکی زندگی کا جائزہ لیں گے تو مکہ کی صورت حال تو یہ تھی کہ مکی زندگی میں مسلمانوں نے کوئی ملک فتح نہیں کیا اور صورتِ حال تو یہ تھی کہ خود سرزمین مکہ مسلمانوں کے لئے تنگ ہو رہی تھی پھر اس آیت میں جو اللہ تعالی کہہ رہا ہے کہ سرزمین کفر سمٹ رہی ہے، سرزمین اسلام پھیل رہی ہے۔ یہ کونسی فتح ہے؟ یہ وہی اخلاق کی فتح ہے، وہی دلوں کی فتح ہے۔ سچ ہے! کہ کوئی سیاسی فتح مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی تھی مسلمانوں نے کوئی ملک مکہ میں فتح نہیں کیا تھا لیکن مسلمانوں نے بہت سارے دل فتح کر لئے تھے۔ اسلام دلوں میں داخل ہو رہا تھا اور اسلام کی برتری کو لوگ تسلیم کر رہے تھے۔ اللہ رب العالمین نے اس آیت میں دلوں کی اس فتح کو کفر کی سمٹنے اور اسلام کے پھیلنے سے تعبیر فرمایا ہے۔

آخری بات پیارے نبی کی حیات طیبہ دنیاوالوں کو یہ پیغام دیتی ہے کہ دنیامیں دنیا کے لئے جینا نہیں ہے۔ آپ نے اپنے اقوال سے، اپنے اعمال سے، اپنے معیار زندگی سے یہ پیغام دیا کہ دنیا میں دنیا کے لئے جینا نہیں ہے، دنیامیں آخرت کے لئے جینا ہے۔ جو دنیامیں دنیا کے لئے جیئے گا وہ کبھی چین نہیں پائے گا، سکون نہیں پائے گا۔ قارون کے خزانے اس کے پاس جمع ہو جائیں دنیا کی دولت اس کے قدموں پہ اکھٹا ہو جائے اگر وہ دنیامیں دنیا کے لئے جی رہا ہو وہ کبھی چین وسکون کا سانس نہیں لے سکتا۔ سکون، چین، اطمنان اسی بندے کو ملے گا جو کہنے کو جھوپڑی میں رہتا ہو لیکن اس کا مقصد حیات مقصد زندگی آخرت ہے۔ اس نے دنیا کے ہر آرام کو قربان کیا ہے لیکن اسے آرزو ہے، امید ہے، تمنا ہے، ایمان ہے، اس کا یقین ہے آخرت کے آرام کو پانے کا" أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ" (الرعد: ۲۸)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیارے نبی کو دیکھا سو کر اٹھے تھے، آپ کے چہرے مبارک پر آپ کے گال پر حصیر کے نشانات تھے۔ حضرت عمر رو دیئے پیارے نبی کی ناداری آپ کی غربت کو دیکھ کر کہ نبی کو اتنا تکیہ بھی میسر نہیں کہ آرام سے آپ تکیہ پر سر رکھ سکیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے دیکھ کر پیارے نبی نے پوچھا کہ عمر کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عمر نے کہا: کیوں نہ روں اے اللہ کے نبی قیصر وکسری جو اللہ کے دشمن ہیں وہ اتنے آرام اور مزے میں ہیں، آپ اللہ کے چہیتے بندے اور آپ کی غربت و ناداری کا یہ عالم ہے۔ آپ نے فرمایا "مَا لِي وَلِلدُّنْيَا" کہا کہ اے عمر مجھے دنیا سے کیا لینا دینا ہے، میری حیثیت اس میں اس مسافر سی ہے جو راہ چلتے تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے کسی درخت کے نیچے لیٹتا ہے پھر اٹھ کر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے حضرت عمر سے مخاطب ہوتے

ہوئے فرمایا: ”أَمَا تَرْضَى أَنْ تكونَ لهمْ الدنيا ولنَا الآخرةُ“اے عمر تمہیں یہ بات خوش نہیں کرے گی کہ قیصر وکسری کے لئے دنیااور دنیا کی نعمتیں ہوں اور ہمارے لئے آخرت اور آخرت کی نعمتیوں ہوں۔

حضرات یہ بہت بڑا پیغام ہے جو حیات طیبہ نے دیا ہے اس دنیامیں سکون وہی پائے گا، چین کا سانس اسی کو نصیب ہوگا جو اس دنیامیں آخرت کو مقصد حیات بنا کر جیتا ہو۔ آج دیکھو دنیا میں خودکشی کرنے والے سوسائڈ کرنے والے کون لوگ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس سب سے زیادہ اسبابِ عیش ہیں، جن کے پاس سب سے زیادہ دولت ہے، جن کے پاس سب سے زیادہ بنگلے ہیں، جن کے پاس سب سے زیادہ دھن دولت ہے، سب سے زیادہ سوسائڈ وہی کرتے ہیں۔ کیوں؟ یہ دنیامیں دنیاکے لئے جی رہے ہیں، دنیامیں دنیا کے لئے جینے والا کبھی سکون نہیں پائے گا۔” أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ“ (الرعد: ۲۸)

جیسا کہ میں نے کہا سیرت رسول ایک بحر بے کراں ہے اس بحر بے کراں میں ہم جتنا غوطہ زن ہوں گے جتنی گہرائی میں جائیں گے اتنے ہی جواہرات ہمیں ملیں گے۔

رب العالمین سے دعا ہے کہ اللہ تعالی کتاب وسنت کی نصیحتوں پر ہمیں تادم حیات عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.